PRIME ECONOMIC THINK TANK

Prime Brief

April, 2026

خلیجی توانائی کے بحران کے تناظر میں پاکستان کی معیشت کا تحفظ

خلاصہ

پاکستان کو خلیج میں توانائی کی جاری رکاوٹوں سے شدید معاشی خطرات لاحق ہیں۔ ان خطرات کی بنیادی وجہ ڈھانچہ جاتی کمزوریاں ہیں، بالخصوص درآمدی توانائی پر انحصار اور خلیجی ممالک سے منسلک ترسیلاتِ زر (Remittances)۔ بیرونی خطرات کو کم کرنے کے لیے، قلیل مدتی بحرانی انتظام (Crisis Management) کے ساتھ ساتھ درمیانی اور طویل مدتی ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ یہ بحران پاکستان تک بنیادی طور پر درآمدی ایندھن کی قیمتوں، مال برداری اور انشورنس کے اخراجات، کرنٹ اکاؤنٹ پر دباؤ، افراطِ زر (Inflation) کے اثرات اور مالیاتی دباؤ (Fiscal Strain) کی صورت میں پہنچتا ہے۔

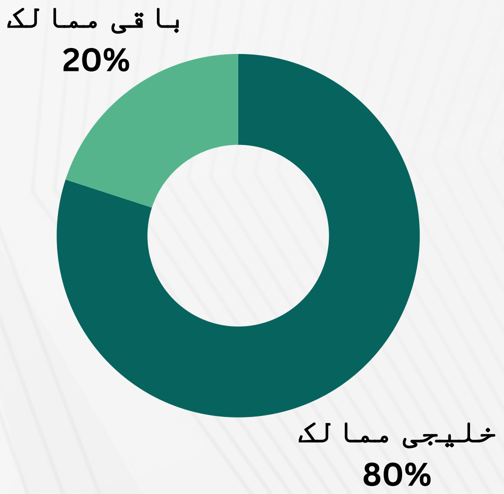

پاکستان اپنی توانائی کا تقریباً 80 فیصد خلیجی ممالک سے درآمد کرتا ہے۔

سفارشات

- قیمتوں میں ردوبدل ہفتے میں ایک بار کے بجائے دو بار کیا جائے۔
- گھریلو شعبے کی توانائی کی ضروریات کو شمسی توانائی (Solar) کے گرد ترتیب دیا جائے۔
- CTBCM کے نفاذ کی رفتار تیز کی جائے اور اسے 6 سے 12 ماہ کے اندر صنعتی توانائی کی 50 فیصد کھپت تک بڑھایا جائے۔
- پاکستان کو ایک ترجیحی Flag Carrier (بحری جہازوں کے لیے رجسٹریشن مرکز) کے طور پر منوایا جائے اور قوانین میں اس کے مطابق ترمیم کی جائے۔
- ایران سے تیل کی درآمدات کو دوبارہ فعال کیا جائے اور پاک-ایران گیس پائپ لائن کی بحالی پر غور کیا جائے۔
- گھریلو صارفین کی سطح پر ٹیکنالوجی کی منتقلی کے لیے نجی قرضہ جات (Private Credit) کے راستے کھولے جائیں۔

تعارف

پاکستان کو خلیجی توانائی کے بحران کی وجہ سے نمایاں معاشی خطرات کا سامنا ہے، جن کا اظہار تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں، بیرونی اکاؤنٹ پر دباؤ، مہنگائی اور مالیاتی بوجھ کی صورت میں ہو رہا ہے۔ اگرچہ معاشی طور پر کچھ استحکام موجود ہے، لیکن پاکستان درآمدی توانائی اور ترسیلاتِ زر پر انحصار کی وجہ سے اب بھی خطرے میں ہے۔ اس تناظر میں، وزیر اعظم شہباز شریف کی حالیہ ہدایات کہ بدلتی ہوئی علاقائی صورتحال کے معاشی اثرات کو کم کرنے کے لیے ایک جامع حکمت عملی وضع کی جائے، پالیسی کی سطح پر فوری ردعمل کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں۔

موجودہ علاقائی جنگ ایک ایسی پالیسی کا تقاضا کرتی ہے جو معاشی استحکام برقرار رکھے، نقصان دہ سبسڈیز سے گریز کرے اور توانائی کے شعبے میں اصلاحات کو تیز کرے۔ حکومت کا حال ہی میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ، لاگت کے مطابق قیمتیں مقرر کرنے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے، جو کہ پرائم انسٹی ٹیوٹ جیسے اداروں کی سفارشات کے عین مطابق ہے۔

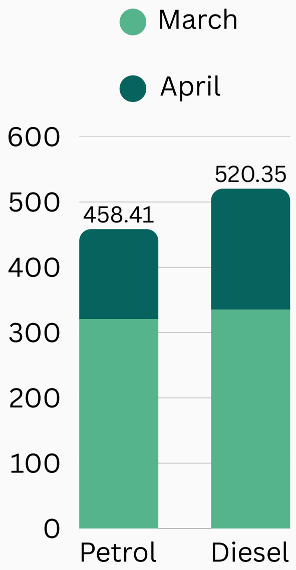

پاکستان میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ

معاشی خطرات اور اثرات کے ذرائع

- **بیرونی شعبے پر دباؤ:** عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں 110 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کرنے سے درآمدی بل میں براہِ راست اضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان کی 80 فیصد توانائی خلیج سے آتی ہے، جو اسے کسی بھی سپلائی کی رکاوٹ کے سامنے غیر محفوظ بناتی ہے۔

ترسیلاتِ زر اور لیبر مارکیٹ: پاکستان کو موصول ہونے والی 38.3 بلین ڈالر کی ترسیلاتِ زر کا 54 فیصد سے زائد حصہ خلیجی ممالک (GCC) سے آتا ہے۔ خلیج میں تعمیراتی اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں سست روی ان رقوم میں کمی کا باعث بن سکتی ہے۔

- **افراطِ زر (مہنگائی) کا دباؤ:** ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے سے مال برداری اور زرعی اخراجات بڑھ جاتے ہیں، جس کا اثر غذائی اشیاء کی قیمتوں پر پڑتا ہے۔

- **مالیاتی اور قرضوں کی نزاکت:** پیٹرولیم لیوی آمدن کا اہم ذریعہ ہے۔ اگر حکومت قیمتوں کا بوجھ عوام تک منتقل کرنے کے بجائے سبسڈی دیتی ہے، تو اس سے مالیاتی خسارہ بڑھے گا اور آئی ایم ایف پروگرام کی شرائط متاثر ہوں گی۔

پاکستان کے پاس صرف تقریباً 20 دن کا اسٹریٹجک ایندھن ذخیرہ موجود ہے، جو سپلائی میں رکاوٹ کو برداشت کرنے کی صلاحیت کو محدود کرتا ہے۔

پالیسی اقدامات

فوری اقدامات:

- **توانائی کی حقیقی قیمتوں کا تعین:** ایندھن کی قیمتیں بین الاقوامی مارکیٹ کے مطابق ہونی چاہئیں اور یہ ردوبدل ہفتہ وار کے بجائے ہفتے میں دو بار ہونا چاہیے تاکہ حکومت پر مالی بوجھ نہ پڑے۔
- **شمسی توانائی کا انضمام:** گھریلو سطح پر سولر ٹیکنالوجی کو صرف انفرادی نہیں بلکہ ایک منظم ماڈل (Smart Metering, Microgrids) کے تحت لایا جائے۔ Lithium Iron Phosphate (LiFePO4) بیٹریوں کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔
- **بجلی سے چلنے والے آلات پر ٹیکس چھوٹ:** گیس کے متبادل بجلی سے چلنے والے آلات (Induction stoves, Electric geysers) پر ڈیوٹی اور ٹیکس کم کیے جائیں۔
- **صنعتی بجلی کی مارکیٹ (CTBCM) میں توسیع:** نیپرا کے 800 میگاواٹ کی حد کو ختم کر کے اسے کم از کم 50 فیصد صنعتی کھپت تک پھیلایا جائے۔
- **صارفین کا تحفظ:** عام سبسڈی کے بجائے صرف ضرورت مند طبقات کے لیے BISP کے ذریعے ٹارگٹڈ کیش ٹرانسفر کا استعمال کیا جائے۔
- **مارکیٹ پر مبنی فنانسنگ:** گھروں اور کاروباروں کو الیکٹرک گاڑیوں (EVs) اور بیٹری اسٹوریج پر منتقل کرنے کے لیے بینکنگ لون کی سہولت فراہم کی جائے۔
- **ترجیحی فلیگ کیریئرز:** بحری نقل و حمل کے قوانین کو مسابقتی بنا کر پاکستان کو پاناما اور لائبیریا کی طرح ایک عالمی رجسٹریشن مرکز کے طور پر ابھارا جائے۔

طویل مدتی اصلاحات :

- **درآمدی ایندھن پر انحصار میں کمی:** مقامی ایندھن، خاص طور پر پیٹرولیم کی تلاش (E&P) کے ڈھانچے کو مضبوط کیا جائے۔ کوئلے اور جوہری توانائی کے ساتھ ساتھ قابلِ تجدید توانائی (Renewables) کے استعمال کو بڑھایا جائے۔
- **بجلی کے شعبے کی اصلاحات:** تقسیم کار کمپنیوں (DISCOs) کے نقصانات میں کمی اور پرانے بجلی کے معاہدوں (IPPs) پر نظر ثانی کی جائے۔
- **سرکاری اداروں (SOEs) کی نجکاری:** خسارے میں چلنے والے سرکاری اداروں کی شفاف نجکاری کر کے سرکاری خزانے پر بوجھ کم کیا جائے۔
- **ایران کے ساتھ تجارتی میکانزم:** ایران سے ایندھن کی خریداری کے لیے طریقہ کار وضع کیا جائے اور گیس پائپ لائن منصوبے پر دوبارہ غور کیا جائے۔

نتیجہ

خلیجی توانائی کے بحران سے پاکستان کو لاحق خطرات فوری نوعیت کے بھی ہیں اور ڈھانچہ جاتی بھی۔ اگرچہ سفارتی اور لاجسٹک اقدامات سے وقتی بچاؤ ممکن ہے، لیکن مستقل حل کے لیے توانائی اور معاشی اصلاحات ناگزیر ہیں۔ موجودہ بحران کو صرف ایک خطرے کے طور پر نہیں بلکہ اصلاحات کی رفتار تیز کرنے کے ایک موقع کے طور پر دیکھنا چاہیے۔

رابطہ کریں:

primeinstitute.org

0333 0588885